19282

(1)

محترم مفتیان حضرات مسئلہ یہ ہے!

سلام مسنون!

فدوی نے نیلامِ عام میں ایک سرکاری قطعہ اراضی کو خریدا

حویلی کا مکمل رقبہ سرکار نے فروخت کیا۔ اور فدوی نے خرید کر لیا

محکمہ مال میں مسجد کیلئے جگہ مختص نہ تھی اور نہ سرکار اور کسی سرکاری ادارہ

اور فرد نے مسجد کیلئے جگہ وقف کی۔

اس غیر وقف شدہ سرکاری زمین پر احاطہ عبادت کی شرعی

حیثیت کیا ہے؟ مصلی ہے یا مسجد؟

مسجد کی شرائط کیا ہیں؟ اور جہاں کوئی شرط موجود نہ ہو

تو کیا وہ احاطہ عبادت شرعاً مسجد ہے؟

واضح رہے کہ احاطہ عبادت کے پہلو میں مسجد موجود ہے۔ والسلام

بانی مسجد کمیٹی پائین محمد عبدالقوی

دارالعلوم قدیر آباد ملتان 1129

03007194344

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء فتویٰ نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

شرعاً کسی جگہ کے مسجدِ شرعی بننے کیلئے چند شرائط ہیں:

۱. مالک کی طرف سے مسجد کیلئے زمین وقف کی جائے۔

۲. موقوفہ زمین کو واقف اپنی ملک یا دوسرے کی ملک سے اس طرح جدا کر دے کہ اس کا یا کسی اور کا حق ملک اس زمین سے متعلق نہ رہے۔

۳. واقف / متولی کی اجازت سے اس جگہ کم از کم ایک مرتبہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر یہ زمین حکومت یا مالک زمین کی طرف سے مسجد کیلئے وقف نہیں کی گئی ہے، بلکہ دوسرے لوگوں نے اپنی طرف سے وہاں نمازیں پڑھنی شروع کر دی ہیں، تو اس سے وہ جگہ شرعی مسجد نہیں بنے گی۔

قال الله تعالى :

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ [المائدة : ٢]

الدر المختار (٣٥٥،٣٥٦،٣٥٧/٤) (كتاب الوقف):

(ويزول ملكه عن المسجد ...) بالفعل و (بقوله جعلته مسجدا) عند الثاني (وشرط محمد) والإمام (الصلاة فيه) بجماعة وقيل يكفي واحد وجعله في الخانية ظاهر الرواية.

الفتاوى الهندية – (٢ / ٤٥٤)

: من بنى مسجدا لم يزل ملكه عنه حتى يفرزه عن ملكه بطريقة ويأذن بالصلاة أما الإفراز فلا؛ لأنه لا يخلص لله تعالى إلا به، كذا في الهداية.

لمافى البحر الرائق، دارالكتاب الأسلامي – (٥ / ٢٧١)

وحاصله أن شرط كونه مسجدا أن يكون سفله وعلوه مسجدا لينقطع حق العبد عنه لقوله تعالى {وأن المساجد لله} [الجن: ١٨]

الفتاوى الهندية – (٢ / ٤٥٥)

وذكر الصدر الشهيد – رحمه الله تعالى – في الواقعات في باب العين من كتاب الهبة والصدقة. رجل له ساحة لا بناء فيها أمر قوما أن يصلون فيها بجماعة فهذا على ثلاثة أوجه: أحدها إما أن أمرهم بالصلاة فيها أبدا نصا، بأن قال: صلوا فيها أبدا. أو أمرهم بالصلاة مطلقا ونوى الأبد. ففي هذين

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

الوجهين صارت الساحة مسجدا لو مات لا يورث عنه، وإما أن وقت الأمر باليوم أو الشهر أو السنة. ففي هذا الوجه لا تصير الساحة مسجدا لو مات يورث عنه، كذا في الذخيرة وهكذا في فتاوى قاضي خان.

تبيين الحقائق وحاشية الشلبي – (١ / ١٦٨)

قَالَ – رَحِمَهُ اللَّهُ – (لَا فَوْقَ بَيْتٍ فِيهِ مَسْجِدٌ) يَعْنِي لَا يُكْرَهُ الْوَطْءُ وَالْبَوْلُ وَالتَّخَلِّي فَوْقَ بَيْتٍ فِيهِ مَسْجِدٌ وَالْمُرَادُ مَا أُعِدَّ لِلصَّلَاةِ ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يَأْخُذْ حُكْمَ الْمَسْجِدِ وَإِنْ نَدَبْنَا إلَيْهِ حَتَّى لَا يَصِحَّ الِاعْتِكَافُ فِيهِ إلَّا لِلنِّسَاءِ وَاخْتَلَفُوا فِي مُصَلَّى الْعِيدِ وَالْجَنَائِزِ وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ لَا يَأْخُذُ حُكْمَ الْمَسْجِدِ وَإِنْ كَانَ فِي حَقِّ جَوَازِ الِاقْتِدَاءِ كَالْمَسْجِدِ لِكَوْنِهِ مَكَانًا وَاحِدًا وَهُوَ الْمُعْتَبَرُ فِي حَقِّ الِاقْتِدَاءِ .

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم...

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ
5/جنوری/2019

الجواب صحیح
نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ
۶/جنوری/2019

الجواب صحیح
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹/ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner